دینا واڈیا، قائداعظم محمد علی جناح کی پیاری بیٹی

ڈاکٹر فرح گل بقائی*

Abstract

Dina was the only child of Quaid-i-Azam Muhammad Ali Jinnah. Jinnah loved his daughter and she loved him. However, Jinnah could not devote enough time and attention to make her true Muslim. When he realized his blunder, it was too late. Daughter Dina was living with her maternal grandmother and she was Parsee. Dina fell in love with Neville Wadia at the age of nineteen and married him. He belonged to Parsee community and professed Christian religion. Jinnah was flabbergasted, but then he reconciled with the reality. However, his relations with his daughter became formal and distant. The natural flame of love and care lost its intensity and strength.

پیدائش: ۱۴-۱۵ اگست ۱۹۱۹

وفات: ۲ نومبر، ۲۰۱۷ء

عمر: ۹۸ سال

شادی: ۱۹۳۸ء

اولاد: بیٹا، نسلی-بیٹی، دیّانا

طلاق: ۱۹۴۳ء

* سینئر ریسرچ فیلو، قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ و ثقافت، قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد۔

تعارف

قائداعظم محمد علی جناح ایک ایسی شخصیت ہیں جن کی زندگی کے ایک ایک پہلو کو جاننے کا اشتیاق ہر اُس شخص کو ہے جو پاکستان سے لگاؤ رکھتا ہے۔ دینا قائداعظم کی اکلوتی اولاد تھیں۔ قائداعظم کو ان سے جو محبت ہو گئی وہ پدرانہ محبت کسی سے نہیں ہو سکتی۔ اس محبت میں جو امتحان آئے ان سے قائد کیسے نبردآزماء ہوئے یہ جاننا بھی ضروری ہے۔ کیا دینا کو بھی قائداعظم سے اُنسیت تھی یا وہ صرف ایک خودسر لاڈ پیار میں پرورش پانے والی بگڑی ہوئی اولاد تھیں۔

قائداعظم اور قائد سے وابستہ تمام رشتے قائد کو سمجھنے کیلئے قوم کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اس مقالہ کا مقصد صرف اتنا ہے کہ جناح لیڈر ہونے کے ساتھ ساتھ باپ بھی تھے۔ کن کن آزمائشوں سے گزرے اور کس طرح وہ سب کردار بخوبی نبھاتے گئے۔ اولاد بھی ماں باپ کے لیے آزمائش ہوتی ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قائد نے اپنی اکلوتی بیٹی دینا کو ''عاق'' کر دیا تھا اور ان سے تعلقات منقطع کر لئے تھے۔ یہ ایک ذہنی اختراع ہے جو شاید اس واقع پر مبنی ہے کہ قائد نیول واڈیا کے ساتھ دینا کی شادی کے خلاف تھے۔ یہ درست ہے کہ اس شادی کے بعد باپ بیٹی کے تعلقات کچھ عرصہ تک کشیدہ رہے گو وقت کے ساتھ ساتھ اس کشیدگی میں مسلسل کمی آتی گئی اور پچھلی محبتیں عود کر آئیں۔ ۲۵ نومبر ۱۹۳۸ء کو دینا کی شادی پیرس میں ہوئی۔ نیول کی والدہ فرانسیسی خاتون تھیں اور وہ عیسائی کیتھولک مذہب کی ماننے والی تھیں۔۱ پارسی اس بات سے خوش تھے کہ دینا ان کے حلقہ میں آ گئیں۔ گو کہ واڈیا نیول واڈیا عیسائی ہونے کا دعویدار تھا۔ جناح کے لیے یہ بہت کٹھن وقت تھا۔ ان کی خانگی زندگی ختم ہوگئی۔ بیگم ۱۹۲۹ء میں انتقال کر گئیں اور بیٹی نے ایک غیرمسلم سے شادی کر لی۔ کچھ دن قائداعظم نے بالکل گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ پھر پندرہ دن بعد وہ اپنے کمرے سے باہر آئے اور اس طرح معمول کے معاملات میں دلچسپی لینے گئے۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۲

ابھی دینا کی شادی چھ ماہ ہی گزرے تھے کہ قائد نے ۳۰ مئی ۱۹۳۹ء کو اپنی وصیت

لکھی۔ اگر وہ چاہتے تو دینا کو ترکے سے محروم کر سکتے تھے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ اپنی صاحبزادی کے لیے تاحیات دو لاکھ روپے کی رقم کا منافع مختص کر دیا اور وصیت کی کہ دینا کی وفات کے بعد تمام رقم دینا کی اولاد کو منتقل کر دی جائے۔ کیا کوئی باپ اپنی ''عاق شدہ'' اولاد کے لیے ایسا کرتا ہے؟

باپ اور بیٹی کے درمیان پیار و محبت کا رشتہ قائم رہنے کی کئی شہادتیں ہیں مثلاً وہ کارڈ جو دینا واڈیا قائد کو عموماً ان کی سالگرہ پر بھیجا کرتیں۔

دینا کے پاس قائد کے خطوط موجود تھے جن کا ذکر انہوں نے زوار حسین زیدی سے کیا جو اپنی بیگم کے ہمراہ کئی بار اُن سے مل چکے ہیں۔ ہر ملاقات میں انہوں نے انتہائی محبت اور تکریم کے ساتھ عظیم والد کے بارے میں گفتگو کی۔ قائداعظم کے نواسے نُسلی واڈیا کو بھی جن سے زیدی کی خط و کتابت رہتی تھی اپنے نانا پر بہت فخر ہے۔ نُسلی نے لکھا ہے ''بچپن میں ایک بار نانا ہمارے ہاں ملنے آئے تو میں ان کی ٹوپی سے کھیلنے لگا۔ نانا نے یہ ٹوپی مجھے دے دی جسے میں نے اپنی زندگی کی قیمتی متاع کے طور پر سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔''[۳]

دینا کی پیدائش

مئی ۱۹۱۹ء میں مونٹیگ بل (Montagu Bill) پر شہادت کے سلسلے میں قائداعظم کو انگلستان میں جوائنٹ سیلیکٹ کمیٹی کے روبرو پیش ہونا تھا۔ آپ نے یہ سفر اپنی بیگم رتی جناح کے ہمراہ کیا۔ اپنی سیاسی مصروفیات سے فارغ ہو کر قائداعظم نے اپنی بیگم کے ساتھ لندن میں تعطیلات گزارنے کا فیصلہ کیا۔

اگست کے دوسرے ہفتہ کے اختتام پر ایک شب جب دونوں میاں بیوی ایک تھیٹر کے بکس میں بیٹھے ہوئے شو سے لُطف اندوز ہو رہے تھے۔ اچانک رتی جناح کو تکلیف محسوس ہوئی، انہوں نے اپنے شوہر سے تکلیف کا ذکر کیا۔ تو وہ فوراً وہاں سے اُٹھے اور بیگم کو ایک ہسپتال میں ڈاکٹر کے پاس لے گئے۔ چودہ اور پندرہ اگست ۱۹۱۹ء کی درمیانی شب کا واقعہ ہے۔ نصب شب کے بعد ان دونوں کی پہلی اور آخری اولاد ایک حسین اور جمیل

بچی نے جنم لیا۔ بچی کا نام دینا جناح تجویز کیا گیا۔[۴] دینا، رتی کی والدہ کا نام تھا۔[۵]

دینا کی پیدائش کے بعد جناح اور رتی دونوں ایک دوسرے کے زیادہ قریب آ گئے۔ اُن دونوں میں ایک دوسرے کے لیے خلوص، اپنائیت اور محبت تھی اور بیٹی کی پیدائش سے اس میں مزید استحکام آ گیا۔ یہ دونوں ایک دوسرے پر فدا ہونے والے ساتھی تھے۔ دونوں کی اپنی اپنی جگہ بڑی مستحکم شخصیت تھی۔ اور کچھ عرصے بعد یہ ایک دوسرے سے الگ بہاؤ میں بہنے لگے۔ اس کی کیا وجہ تھی۔ اس پر سیر حاصل کوئی مقالہ نہیں لکھا گیا۔ صرف قیاس آرائیاں ہی ہوئیں کہ عمر کا فرق، طبیعت کا فرق، جناح کی مصروفیات وہ وقت نہ دے سکے رتی کو۔[۶]

ماں باپ کا لگاؤ دینا سے

قائداعظم اور رتی جناح اپنی محبت کی اس اکلوتی نشانی سے بہت پیار کرتے تھے اور ان کی یہ کوشش ہوا کرتی تھی کہ دینا کی ہر مسرت اور ہر سہولت اُس کے لیے مہیا ہو۔ لیکن رتی جناح اور قائداعظم کے تعلقات میں کشیدگی نے بعد میں دینا کی تعلیم و تربیت پر منفی اثرات مرتب کئے اور اس کی پرورش اس انداز پر نہ ہوسکی اور اس کی شخصیت میں وہ اسلامی رنگ پیدا نہ ہو سکا جس کی توقع قائداعظم اپنی قوم کی ہر بیٹی سے کرتے تھے۔[۷]

بولیتھو کا خیال ہے کہ دینا واڈیا میں بھی اپنے والد کی طرح خودپسندی، جوش جذبہ، اور موہ لینے والی شخصیت تھی، دینا کی بہت سی باتیں اپنے والد سے مشابہت رکھتی تھیں۔ اپنے باپ جیسی آنکھیں اور بات کرتے ہوئے اپنے والد کی طرح ہاتھوں کو جنبش دیتی تھیں۔[۸]

دینا کی والدین کے متعلق رائے

میں اپنے والد کے ساتھ رہی جب تک میں سترہ سال کی تھی۔ میری والدہ بہت ہی خوبصورت خاتون تھیں۔ وہ شعر و شاعری کیا کرتی تھیں۔ اُن کی کتابیں، جن پر اُن کا نام لکھا ہے۔ سب میرے پاس میری لائبریری میں ہیں۔ میری والدہ نے خودکشی کی۔ وہ

صرف ۳۰ سال کی تھیں۔ ان کا حُسن آنکھوں کو خیرہ کر دیتا تھا اور وہ حاضر جواب تھیں۔ ۹

میرے والد کی فیملی خوشحال تھی جبھی انہوں نے تعلیم کے لیے اُن کو برطانیہ بھیجا تا کہ وہ قانون پڑھیں۔۱۰

فریڈم ایٹ مڈ نائٹ کے مصنفین کی دینا سے ملاقات بمبئ ۱۹۷۳ء میں ہوئی انٹرویو میں دینا نے انہیں بتایا کہ ان کو اپنے والد کی بیماری تپ دق (ٹی بی) کا نہیں معلوم تھا۔ ان کو اس بات کا یقین تھا کہ جناح نے یہ بیماری کا راز فاطمہ اپنی بہن کو ضرور بتایا ہو گا اور یقیناً ان کو تنبیہہ بھی کی ہو گی کہ وہ کسی سے اس کا ذکر نہ کریں اور نہ ہی ان کے لیے کسی قسم کی مدد طلب کریں۔۱۱

جناح کا لندن میں گھر

ہکٹر بولیتھو لکھتے ہیں کہ یہ جون ۱۹۳۱ء کی بات ہے جناح ہمپسٹیڈ(Hampstead) کی ویسٹ ہیڈ سڑک پہ ٹہل رہے تھے۔ ٹہلتے ٹہلتے وہ ایک گھر کے سامنے کچھ دیر روک گئے یہ ایک تین منزلہ کوٹھی تھی جو ۱۸۸۰ء میں کہیں تعمیر ہوئی تھی۔ اس میں بہت سے کمرے اور تکونی گیبل شکل تھی۔ وہاں بیٹھنے کے کمرے تھے۔ گاڑی کھڑی کرنے کے لیے اچھی سی سڑک تھی تقریباً آٹھ ایکڑ تک پھیلا ہوا سبزہ زار تھا اور یہاں سے چلتے چلتے آپ ایک جگہ تھی اُس علاقے کی چائلڈ ہل وہاں پہنچ جاتے تھے۔

ہکٹر بولیتھو تحریر کرتے ہیں اب سب ختم ہو گیا ہے۔ اب وہاں درجن بھر گھر بن گئے ہیں۔ وہ پرانا وکٹورین طرز زندگی اب نہیں رہی۔ یہاں قریب میں ہی لیڈی گراہم وڈ رہتی ہیں جن سے محمد علی جناح نے شاہانہ گھر خریدا تھا۔ انہیں جناح یاد تھے انہوں نے بتایا مجھے یاد ہے وہ پہلا دن جب وہ مجھ سے ملنے آئے۔ وہ ایک پر کشش، خوش اخلاق اور تہذیب یافتہ شخصیت تھے۔۱۲

جناح نے لیڈی گراہم سے اُن کی بتائی گئی شرائط پر وہ خوبصورت کوٹھی خرید لی۔ جناح نے لیڈی گراہم سے درخواست کی کہ وہ جلد از جلد اُن کو مکان میں منتقل ہونے کی اجازت دے دے۔ ستمبر ۱۹۳۱ء کو جناح کو اس کوٹھی کی مالکیت مل گئی۔۱۳

دینا کی تعلیم

جب دینا بارہ برس کی عمر کو پہنچیں تو قائداعظم نے انہیں انگلستان کے ایک بورڈنگ سکول میں داخل کروا دیا۔ قائداعظم خواتین کی تعلیم کے زبردست حامی تھے۔ لہٰذا انہوں نے اپنی بیٹی کو بھی اعلیٰ تعلیم دلوانے کا فیصلہ کیا۔[۱۴]

لندن کے قیام کے دوران جناح نے فاطمہ کے ذمہ یہ کام کیا کہ وہ دینا کو اسلام کی آگہی دیں۔[۱۵]

دینا کے مشاغل

دینا کو اپنی والدہ رتی کی طرح سیروتفریح اور سماجی تقریبات میں شرکت کا ازحد شوق تھا۔ قیام انگلستان کے دوران انہوں نے تعلیم کے ساتھ ساتھ اس میدان میں خاصی سرگرمیوں کا مظاہرہ کیا۔ قائد کو دینا کے اخراجات کا گوشوارہ انگلستان سے باقاعدگی کے ساتھ موصول ہوتا تھا۔ قائد ویسے تو فضول خرچی کے خلاف تھے لیکن دینا کے معاملے میں وہ رعایت سے کام لیتے تھے وہ دینا کو انگلستان میں سیروتفریح، تھیٹر، سینما، قیمتی لباس اور دوسرے تمام اخراجات خندہ پیشانی سے ادا کیا کرتے تھے۔[۱۶]

چھٹی کے روز دینا دوپہر اور رات کا کھانا لندن کے اچھے سے اچھے ریستوران میں کھایا کرتی تھیں اور ایام تعطیلات میں کسی نہ کسی تھیٹر یا سینما گھر میں اعلیٰ ترین کلاس کا ٹکٹ خرید کر ہر روز بلا ناغہ شو دیکھا کرتی تھیں۔ مس فرانسز براؤن(Frances Brownes) نے ۳۰ جنوری ۱۹۳۶ء کو دینا جناح کے اخراجات کی جو تفصیل قائداعظم کو ارسال کی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے ''دسمبر ۱۹۳۵ء میں ایک ہفتہ تعطیلات لندن میں گزاریں۔[۱۷] اس دوران ہر روز شام کو وہ مہنگا ترین ٹکٹ خرید کر سینما گھر یا تھیٹر جاتی رہیں۔ قائداعظم نے یہ سب اخراجات بغیر کسی پوچھ گچھ کے پورے کرتے۔[۱۸]

مطالعہ کتاب

رتی کی طرح دینا کو بھی کتابیں پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ قائداعظم محمد علی جناح خود

بھی شوق سے کتابیں پڑھتے تھے اور اس زمانے کے حساب سے ہر صاحبِ ثروت اور متوسط طبقہ کا سربراہ اپنے گھر میں لائبریری رکھنا اور مطالعہ کی عادت کو اپنے لیے عزت اور مرتبے کا مقام سمجھتا تھا۔

نومبر ۱۹۳۲ء میں قائداعظم لندن میں تھے دینا جناح کی عمر اس وقت ۱۳ برس تھی وہ بھی چھٹیاں منانے بورڈنگ سکول سے گھر آئی ہوئی تھیں ان دنوں قائد ترکی کے عظیم رہنما مصطفیٰ کمال اتاترک کی سوانح عمری''گرے ولف'' جو ایچ سی آرمسٹروگ (H.C. Armstrong) نے تحریر کی پڑھ رہے تھے قائداعظم یہ کتاب پڑھ چکے تو اسے دینا کو دیتے ہوئے کہا ''بیٹی اسے پڑھ لو یہ اچھی کتاب ہے''۔

پھر وہ کئی روز تک وقتاً فوقتاً ''گرے ولف'' اور مصطفیٰ کمال کا ذکر کرتے رہے۔

قائد کی زبان سے ''گرے ولف'' کی تکرار سن کر دینا شرارت سے خود قائداعظم کو ''گرے ولف'' کہہ کر پکارنا اور چھیڑنا شروع کر دیا۔ قائداعظم مقدمات کی تیاری میں مصروف ہوتے تو دینا آتیں اور ان کے ہاتھ سے کیس فائل لے کر پرے رکھ دیتیں اور کہتیں ''گرے ولف'' چلیں مجھے مزاحیہ ڈرامہ دکھا کر لائیں آخر میں یہاں چھٹیاں منانے کے لیے آئی ہوں۔''

قائداعظم دینا کی یہ بات سن کر ہنس دیتے اس کے چھیڑنے کے انداز سے لطف اندوز ہوتے اور ان کو ساتھ لے کر ڈرامہ دیکھنے کے لیے نکل پڑتے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قائداعظم کو اپنی بیٹی سے بے پناہ محبت تھی اور ان کے ساتھ کتنا مشفقانہ اور فراخدلانہ سلوک کرتے تھے۔[19]

ہکٹر بولیتھو نے لکھا ہے کہ مصطفیٰ کمال اتاترک ۱۸۸۱ء میں پیدا ہوئے ان کی والدہ جناح کی والدہ کی طرح پردہ کرتیں تھیں جناح کو شاید اپنے آپ اور ترکی کے رہنما میں مشابہت نظر آتی تھی۔[20]

دینا کی ننھیال میں پرورش

جب قائداعظم کی اہلیہ رتی جناح کا انتقال ہو گیا تو دینا کی تمام ذمہ داری قائداعظم

پر آن پڑی۔ قائداعظم اُن دنوں ملی اور ملکی و سیاسی سرگرمیوں میں بے حد مصروف تھے اور دینا کی تعلیم و تربیت اور نگرانی کے لیے وقت کسی طرح نہیں نکال سکتے تھے جس کی اسے ضرورت تھی۔ اس کے علاوہ دینا اپنی والدہ کے انتقال اور جدائی کے اثرات بھی ان پر اثر انداز ہو رہے تھے اس کے ساتھ ساتھ قائداعظم کی دوسرے شہروں میں سیاسی مصروفیت کے سبب وہ گھر میں تنہائی بھی محسوس کرنے لگی تھیں۔ اس لیے ان کے والد قائد اعظم نے بہتر سمجھا کہ دینا کو نانی کے پاس منتقل کر دیا جائے۔۲۱

ماں کے بعد نانی ہی ایسی ہستی ہوتی ہے جو نواسی کا خیال رکھ سکتی ہے۔ دوسرا دینا بھی ذہنی طور پر نانی سے زیادہ قریب تھی۔ ان سب باتوں کے غوروخوض کے بعد قائداعظم نے دینا کو نانی مسز ڈنشاپٹینٹ کی گود میں دے دیا۔

اس طرح قائداعظم دینا جناح کی تعلیم و تربیت اور پرورش کی فکر سے کافی حد تک آزاد ہو گئے۔ انہیں جب بھی وقت ملتا وہ اپنی بیٹی سے ملاقات کے لیے جاتے اور کافی دیر تک اس سے باتیں کرتے رہتے۔ کبھی کبھی جب دینا کا جی چاہتا وہ اپنے والد کے گھر آ جاتیں اور کچھ عرصہ یہاں گزارنے کے بعد نانی کے ہاں چلی جاتیں۔۲۲

بیٹی کے ساتھ سلوک

ایک غیر مسلم سے شادی کی پاداش میں قائد نے اپنی اکلوتی بچی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قطع تعلق کر لیا تھا مگر اس کے باوجود شفقتِ پدری کے فطری جذبہ سے مجبور ہو کر وہ ہر سال بچی کی سالگرہ کے دن اس کے کپڑے نکال کر ایک کمرے میں سجا دیتے اور انہیں دیکھ دیکھ کر کچھ وقت گزارتے۔۲۳

چپکے چپکے آنسو بہانا

اولاد سے بڑھ کر دنیا میں کوئی شے عزیز نہیں ہوتی۔ قائداعظم اپنی اکلوتی بیٹی دینا جناح سے بہت محبت کرتے تھے۔ مگر اس کی ایک لغزش، اسلامی تعلیمات جو مسلمان خاتون کو اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ وہ ایک غیر مسلم سے ازدواجی تعلقات قائم کرے

جب تک وہ کلمہ پڑھ کر دین اسلام کو نہ قبول کرے۔ سے منحرف ہونے پر قائداعظم نے اس سے پدری رشتہ ایسا منقطع کیا کہ بیٹی کی ہزار التجاؤں کے باوجود پھر اس کی صورت نہ دیکھی حالانکہ شفقت پدری نے تنہائی میں اس کے لیے کئی بار آنکھیں نم کیں۔۲۴

بقول آزاد کے جو قائداعظم کا ڈرائیور رہ چکا تھا۔ کہ دینا کی شادی صاحب کی زندگی میں اپنی بیوی کی موت کے بعد یہ دوسرا بڑا صدمہ تھا۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ ان کی صاحبزادی نے ایک پارسی سے شادی کر لی ہے تو وہ مضطرب رہے پندرہ روز تک وہ کسی سے نہ ملے اس دوران میں انہوں نے سینکڑوں سگار پھونک ڈالے ہوں گے اور سینکڑوں میل ہی اپنے کمرے میں ادھر ادھر چکر لگا کر طے کئے ہوں گے۔۲۵

کبھی کبھی وہ صندوق کھلوانے کا حکم دیتے تھے۔ اس صندوق میں بے شمار کپڑے تھے ان کی مرحوم بیوی اور نافرمانبردار لڑکی کے۔ جب وہ چھوٹی سی بچی تھی۔ یہ کپڑے باہر نکالے جاتے تو جناح سنگین خاموشی سے ان کو دیکھتے رہتے۔ ایک دم ان کے چہرے پر غم و اندوہ کے اثرات نمودار ہوتے پھر خود ہی خود کو تسلی دیتے۔ اٹ ازآل رائٹ اٹ از آل رائٹ کہہ کر وہ اپنی آنکھ سے مونو کل اتارتے اور اسے پونچھتے ہوئے ایک طرف چل پڑتے۔۲۶

دینا کی شادی: قائد اور دینا کی راہیں جدا

''اسلام خونی رشتوں کو تسلیم نہیں کرتا۔ میرے اور تمہارے درمیان صرف اسلام کا رشتہ ہے۔'' جناح نے دینا پرواضح کر دیا

دینا جناح کو نانی کے حوالے کرنے کا جو سب سے بڑا نقصان پہنچا، وہ یہ تھا کہ دینا ایک ایسے ماحول میں چلی گئی جو سراسر غیر اسلامی تھا۔ نانی نانا پارسی تھے اور نہایت امیر کبیر ہونے کی وجہ سے پارسیوں کے انتہائی معزز ارکان میں شمار ہوتے تھے۔ یہ خاندان بڑا آزاد اور جدت پسند واقع ہوا تھا۔ دینا جناح ہلکے ہلکے اس رنگ میں رنگتی گئی اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ رفتہ رفتہ اسلام، مسلمان قوم اور اس کے رسم و رواج حتیٰ کہ اپنے والد کے اصولوں سے دُور ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ اس نے ایک غیر مسلم شخص سے شادی کا فیصلہ کر لیا۔

قائد نے سختی اختیار کرنے کی کوشش کی بقول اسٹنلے والپرٹ انہوں نے دینا سے کہا کہ وہ کسی بھی مسلمان لڑکے کو اپنے لیے پسند کرے۔ دینا نے باپ کے لہجہ میں جواب دیا کہ آپ نے تمام مسلمان لڑکیوں کو چھوڑ کر ایک پارسی کو اپنا شریک حیات بنایا۔**۲۷**

مگر دینا نے اپنے والد کی حکم عدولی کرتے ہوئے پارسی عیسائی سے شادی کی۔**۲۸**

جب قائداعظم کو اس صورتحال کا پتہ چلا تو انہیں سخت فکر لاحق ہوئی۔ انہوں نے پہلے خود کو دینا کو اس روش پر چلنے سے روکنے کے لیے کوشش کی۔ اسے سمجھایا، بجھایا، افہام و تفہیم سے کام لے کر اسے اپنے خیالات پر نظرثانی کرنے کی ترغیب دی۔ مولانا شوکت علی سے درخواست کی کہ وہ دینا کو اسلام کے زریں اصولوں سے روشناس کرائیں۔ مولانا شوکت علی نے مولانا رئیس احمد جعفری کو بتایا کہ اپنی پوری کوشش کے باوجود وہ دینا جناح کے خیالات میں تبدیلی پیدا کرنے میں ناکام رہے۔**۲۹**

قائداعظم نے آخری کوششوں کے طور پر دینا کو اپنے مسلمان ہونے اور اس کا ایک غیرمسلم سے شادی کی راہ میں رکاوٹوں سے آگاہ کیا اور اس پر واضح کر دیا کہ یہ شادی باپ بیٹی کے رشتہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے منقطع کر دے گی۔ کیونکہ شادی کے بعد باپ بیٹی کا رشتہ اسلامی اصولوں کی روشنی میں باطل قرار پائے گا۔

ایک انٹرویو میں دینا نے خود بتایا کہ اس کے والد قائداعظم نے اس پر واضح کر دیا تھا کہ ''اگر تم نے ایک غیرمسلم سے شادی کر لی تو پھر میرے اور تمہارے درمیان کوئی بھی رشتہ باقی نہیں رہے گا۔ اسلام خونی رشتوں کو تسلیم نہیں کرتا۔ اگر تم کسی غیرمسلم سے شادی رچا لو گی تو اسی وقت دائرہ اسلام سے خارج ہو جاؤ گی۔ کیونکہ اسلامی شریعت یہی کہتی ہے۔**۳۰**

اس کے بعد انہوں نے اپنی لاڈلی بیٹی کی طرف دیکھا اور بڑے جذباتی انداز میں فرمایا: ''کاش! میں تمہیں اس کام سے باز رکھ سکتا۔ کاش تم میرے جذبات کو سمجھ سکتیں، ایک ایسے باپ کے جذبات کو جس کی اولاد صرف ایک بیٹی ہی ہو لیکن میں اپنے آپ کو اسلامی قوانین اور روایات کے سامنے بے بس پاتا ہوں۔''**۳۱**

جناح کی دینا سے قطع تعلقی

قائداعظم اور مولانا شوکت علی مرحوم کی تمام تر کوششوں کے باوجود دینا اپنے ارادہ سے باز نہ آئی اور اس نے نیول واڈیا نامی ایک مل کے مالک سے شادی کر لی۔۲ یہ شخص ایک پارسی نژاد تھا اور عیسائی مذہب کے پیروکار تھے۔

اس شادی کے بعد قائداعظم کے پاس اور کوئی راستہ نہ تھا۔ بجز اس کے کہ وہ اپنے الفاظ کے مطابق اپنی اکلوتی بیٹی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قطع تعلق کریں اور انہوں نے وہی جرأت مندانہ فیصلہ کیا جس کی ان جیسی عظیم ہستی سے توقع کی جا سکتی تھی۔ اگر وہ چاہتے تو مشہور پختون رہنما عبدالغفار خان کے برادرِ مکرم ڈاکٹر خان صاحب کا سا رویہ بھی اختیار کر سکتے تھے۔ ڈاکٹر خان صاحب کی ایک صاجبزادی نے خالص اسلامی ماحول میں تربیت پا کر جوان ہونے پر ایک سکھ کے ساتھ شادی کر لی تھی۔ اس پر ڈاکٹر خان صاحب نے اپنی بیٹی سے قطع تعلق کرنے کے بجائے اسے دعاؤں اور خیر و برکت کی دعا دی تھی۔۳۲

اس کے برعکس قائداعظم نے اپنی اکلوتی اور لاڈلی بیٹی سے رشتہ ختم کرنے میں ایک لمحہ کی دیر نہ کی، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اسلامی اصولوں کی پاسداری کی خاطر کس قدر بڑی سے بڑی قربانی دے سکتے تھے۔ وہ سیاستدان جو قائداعظم کو مغربی تہذیب کا پروردہ اور آزاد خیال شخص تصور کرتے تھے قائداعظم کے اس اٹل اور دو ٹوک فیصلہ پر انگشت بدنداں رہ گئے۔۳۳

باپ کی محبت و شفقت

قائداعظم اپنی بیٹی دینا سے کس قدر محبت کرتے تھے اور انہوں نے اس کے آرام و آسائش کا کس قدر خیال رہتا تھا۔ اس کا اندازہ مندرجہ حقائق سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

۱۹۳۱ء میں قائداعظم انگلستان میں مقیم تھے۔ اس دوران بیگم لیاقت علی خان ان سے ملاقات کے لیے گئیں تو انہوں نے دیکھا کہ قائداعظم اپنی بہن فاطمہ اور بیٹی دینا کے لیے آرام دہ اور پر تکلف رہائش کا انتظام کر رکھا ہے۔ اس مقصد کے لیے ہمپسٹیڈ میں ویسٹ

ہیتھ روڈ پر واقع ویسٹ ہیلتھ ہاؤس حاصل کر چکے تھے۔ یہ ایک تین منزلہ عالی شان کوٹھی تھی۔ جس میں بہت سے کمرے تھے۔

مکان کے ساتھ ایک دربان خانہ، آٹھ ایکڑ پر پھیلا ہوا سرسبز شاداب باغ، چراگاہ اور گاڑیوں کی آمد و رفت کے لیے علیحدہ سڑک موجود تھی۔ اس محل نما کوٹھی میں فاطمہ اور دینا جناح کے لیے آرام و آسائش کی ہر چیز موجود تھی۔ صفائی اور نفاست کا عمدہ معیار دیکھنے والوں کا دل موہ لیتا تھا اور اس قابلِ رشک ماحول میں دینا جناح اپنی پھوپھی فاطمہ کے ساتھ ہنسی خوشی زندگی گزار رہی تھی۔۳۴

دینا کا باپ سے عقیدت کا رشتہ ہمیشہ قائم رہا۔ قائداعظم سے دائمی علیحدگی کے باوجود دینا کے دل میں باپ کی محبت اور عظمت اس طرح اُجاگر رہی جیسے کہ بچپن سے چلی آ رہی تھی۔ وہ اپنے والد کی مزاج شناس تھی اس لیے مخالفین کی طرف سے پھیلائی جانے والی غلط باتوں کو وہیں رد کرنے کا حوصلہ رکھتی تھیں۔ ایک مرتبہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے عملے کے ایک افسر نے بہت ہی ناشائستہ الفاظ میں قائداعظم کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔

> میں نے نہر سویز کے مشرق کے کسی ملک میں جناح سے زیادہ کج خلق اور بدتمیز انسان کوئی نہیں دیکھا۔

دینا نے جو اس وقت مسز نیول واڈیا بن چکی تھی۔ اپنے والد کے متعلق یہ رائے سن کر جواب دیا۔''میرے والد سرکشیدہ ضرور تھے لیکن بدتمیز ہرگز نہیں تھے۔ ان کی کی کج خلقی سے بہت قصے مشہور ہیں۔ لیکن اگر غور سے جائزہ لیں تو آپ دیکھیں گے کہ پہلے دوسرے آدمی نے ان سے بدتمیزی کی اور انہیں غصہ دلایا پھر جواب میں وہ بھی اسی طرح پیش آئے دراصل بات یہ ہے کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ دوسروں کی زبان سے اپنی تعریف و توصیف سن کر وہ بھی جذبات کے دھارے میں بہہ گئے ہوں۔

یا انہوں نے اپنے اصول اور ضابطے ترک کر دیئے ہوں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اُن کی مخالفین کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ان کے مزاج میں سستی جذباتیت کا فقدان اور انتہا درجہ کی متانت تھی''۔۳۵

جناح کا ترکہ اپنی پیاری بیٹی کے لیے

میں اپنے وکیل کو ہدایت دیتا ہوں کہ دو لاکھ روپے جس کی چھ فیصد آمدنی ہر مہینہ ایک ہزار روپے بنتی ہے میری بیٹی دینا کو ہر مہینے ادا کیے جائیں جب تک وہ حیات ہیں۔ ان کے انتقال کے بعد ان کی اولاد کو برابر حصے تقسیم کر کے ادا کئے جائیں۔ اصل رقم چاہے بیٹی ہو یا بیٹا۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر قانون کے حوالے سے وہ باقی ماندہ جائداد میں شامل کر لی جائے۔**۳۶**

دینا کا باپ سے لگاؤ

دینا کو اپنے والدمحترم سے کتنا پیار اور لگاؤ تھا اور ان کا کس قدر احترام تھا اس کا اندازہ ان خطوط سے ہوتا ہے جو انہوں نے وقتاً فوقتاً قائدکوتحریر کئے۔ مثال کے طور پر ۲۸ اپریل ۱۹۴۷ء کے ایک خط کا اقتباس درج ذیل ہے:

> مائی ڈئیر پاپا! پہلے تو میں آپ کو مبارکباد دوں گی کہ ہمیں پاکستان مل گیا۔ یعنی اصولی طور پرتسلم کر لیا گیا۔ میں اس پر کتنا فخر اور خوشی محسوس کر رہی ہوں۔ آپ نے اس کے لئے کتنی محنت کی ہے!''

آگے چل کرلکھتی ہیں

> جمعرات کو میں ایک مہینے کے لیے بچوں کو جو ہو (بمبئی) لے جا رہی ہوں۔ اگر آپ واپس (بمبئی) آئیں تو جو ہو آ کر ایک دن ہمارے ساتھ گزاریں...... اگر آپ نہ آ سکیں تو میں خود آپ سے ملنے آؤں گی۔''**۳۷**

سید نصرت علی شاہ، (تلخیص و ترجمہ) *قائداعظم محمد علی جناح پیپرز*، جلد اول، تمہید پاکستان، اسلام آباد، کیبنٹ ڈویژن، ۲۰۰۰، ص ۲۶۔

ایک اور خط میں دینا نے باپ سے اپنی والہانہ محبت اور نسبت پر فخر کا اظہار اس طرح کیا

> پیارے پاپا! آپ کے شفقت نامے کا بے حد شکریہ، میں جانتی ہوں آپ کس قدر مصروف ہیں۔ شاید اس لمحے آپ وائسرائے کے ساتھ ہونگے۔ آپ نے پچھلے چند سالوں میں کامیابی حاصل کی ہے وہ حیرت انگیز ہے اور میں آپ سے اپنی نسبت پر فخر اور انبساط محسوس کرتی ہوں۔ ہندوستان بھر میں آپ وہ واحد شخص ہیں جو حقیقت پسند، راست باز،

دانا اور بے مثال مدبر ہیں۔ شاید اب یہ کسی پرستار کا خط بن گیا ہے۔ ٹھیک کہہ رہی ہوں نا! میں نے آپ کی ۳ جون کی تقریر سنی۔ میرے خیال میں آپ کی تقریر سب سے بہتر اور موضوع کے عین مطابق تھی۔ اگرچہ آپ جو چاہتے تھے وہ پورے طور پر نہ مل سکا۔ لیکن پھر بھی آپ نے بہت کچھ حاصل کر لیا۔۳۸

کانگریس کا غرور کس طرح ٹوٹا۔ یہاں کے ہندو پاکستان تسلیم کئے جانے اور دو مملکتوں کے قیام پر خوش نہیں ہیں۔ اب آپ کے سامنے سب سے بڑا مرحلہ درپیش ہے۔ یعنی پاکستان کو عملی جامہ پہنانا۔ میں جانتی ہوں کہ آپ اس میں بھی کامیاب ہونگے۔

دینا کے ان خطوط میں پاکستان بننے پر خوشی اور اپنے عظیم باپ سے اپنی نسبت پر فخر کا اظہار ہے اور یہ اعتماد ہے کہ حقیقت پسندی، راست بازی، دانائی اور تدبر میں ہندوستان بھر میں کوئی اور لیڈر ان کے باپ کا ہمسر نہیں۔ دینا کو بھی یہ احساس تھا کہ برصغیر کے مسلمان جتنے حصے کے مستحق وہ تو نہ مل سکا تاہم جو حاصل ہوا اور برصغیر کے معرکۂ آزادی میں قائد کی فتح اور کانگریس کی شکست کا مظہر تھا۔ باپ کے اوصاف، عظمت اور کامیابی کے ذکر سے یہ انتہائی نجی خط ایک پرستار کے اظہار عقیدت کا روپ اختیار کر گیا ہے۔۳۹

دینا کا باپ سے پیار اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ انہیں دہلی کی گرمی میں بمبئی کے خوشگوار موسم کی طرف متوجہ کر کے اپنے پاس بلاتی ہے۔ اُسے اپنے باپ کی تھکاوٹ کا بھی احساس ہے اور اُن سے التجاء کرتی ہے کہ اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ ان خطوط میں جذبات کی شدت اور باپ بیٹی کی محبت کا گداز نمایاں ہے۔۴۰

انتقال قائد

اس کے بعد دینا اپنے عظیم والد کو صرف ایک مرتبہ دیکھ سکی اور وہ بھی اس وقت جب وہ پاکستان تخلیق کر چکے تھے۔ اس ملاقات میں بیٹی کی اشک بار آنکھیں اپنے والد کا پر سکون چہرہ دیکھ رہی تھیں لیکن والد کی آنکھیں اپنے قول کے مطابق اسے دیکھنے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے انکار کر چکی تھیں۔ یہ تقریب ملاقات اس وقت ہوئی جب قائداعظم اس

جہاں فانی سے کوچ کر چکے تھے۔ ان کا جسد خاکی اپنے آخری سفر کی تیاریوں میں تھا۔ بیٹی زار و قطار رو رہیں تھیں لیکن باپ کے اس رشتہ ناپائیدار سے بے نیاز اپنے مالک حقیقی کی طرف رجوع کر چکے تھے۔۴۱

دینا کا پاکستان کا دوسرا دورہ:

مارچ۲۰۰۴ء میں حکومت پاکستان کے سرکردہ رکن شہریار خان کی ایماء پر کرکٹ میچ دیکھنے لاہور آئیں یہ میچ پاکستان اور بھارت کے درمیان تھا۔ دینا سمجھتی تھیں کہ کرکٹ ڈپلومیسی ایک اچھا اقدام ہے۔ انڈیا اور پاکستان کے تعلقات کو نئی جہت دینے میں۔ انہوں نے عوام سے کوئی خطاب نہیں کیا۔ کیونکہ یہ ایک جذباتی ٹکرا ہوتا۔ وہ پاکستان کی پہلی دفعہ اپنے والد کے انتقال پر آئیں تھیں اور اب کرکٹ ڈپلومیسی کے تحت حکومت وقت کی ایماء پر آئیں تھیں۔ ۴۲

کراچی میں وہ اپنے باپ اور پھوپھی فاطمہ کے مقبرے پر بھی گئیں وہاں رکھی تاثرات کی ڈائری میں دینا نے لکھا "May his dream for Pakistan come true."۔۴۳ اس وقت کے صدر پرویز مشرف بھی دینا سے ملنے لاہور تشریف لائے۔

اختتامیہ

دینا کی زندگی کا جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہو کر عیاں ہوتی ہے کہ دینا خلوص، محبت اور پیار کرنے والی بیٹی تھیں۔ اپنے والد سے ان کا عقیدت کا رشتہ غالبًا آخری عمر تک قائم ہو گا۔ قائداعظم محمد علی جناح کو بھی یقیناً اپنی اکلوتی بیٹی دینا بہت عزیز تھیں۔ مگر وہ ان کو پوری توجہ اور تربیت نہ کر سکے۔ جو اولاد کا حق ہوتا ہے یہ المیہ ہمیں زیادہ تر سرکردہ افراد کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ دینا کی والدہ تو ان کی کم عمری میں دنیا سے رخصت ہو گئیں دینا اس وقت صرف نو سال کی تھیں۔ والد صاحب قانون دان اور سیاست میں بھی نامور تھے اور ان کی زندگی بہت مصروف تھی۔ سیاست کے لیے اکثر دہلی آنا جانا رہتا تھا۔ ۱۹۳۱ء میں جب جناح ہندوستان کی سیاست سے دلبرداشتہ ہو کر انگلینڈ گئے تو ان

کی بیٹی اور بہن فاطمہ ان کے ساتھ تھیں۔ دینا کو انہوں نے بورڈنگ اسکول میں داخل کرا دیا۔ وہ صرف چھٹیوں میں گھر آتیں۔ زندگی خیریت سے انگلینڈ میں بسر ہو رہی تھی۔ پھر مختلف سیاسی شخصیات کے اصرار پر قائداعظم ہندوستان آئے کہ مسلمانوں کو ایک سیاسی پلیٹ فارم پر اکٹھا کر کے ان کے حقوق کا تحفظ کیا جاسکے۔

اس سیاسی رہنمائی میں جناح اپنی صاحبزادی کی رہنمائی نہ کر سکے۔ ان کو نانی کے حوالے کر دیا۔ نانی پارسی اور آزاد خیال فیملی سے تعلق رکھتی تھیں۔ انہوں نے نواسی کو اپنے ماحول کے مطابق پرورش کی۔ دینا کو ایک شخص اچھا لگا جو غیر مسلم تھا جناح نے سمجھایا کہ دینا مسلمان ہے اور غیر مسلم سے لڑکی کا نکاح فاسق ہو گا اور اسلام اس کو اس کی اجازت نہیں دیتا اور اگر انہوں نے یہ قدم اٹھایا تو اسلام کی روح سے ان کا اور جناح کا رشتہ بھی ختم ہو جائے گا۔ دینا نے اپنی پسند سے شادی کر لی۔ جناح کو اس کا بہت علق تھا وہ بیٹی سے اس حد تک ناراض ہوئے کہ وہ جب ملنے آتیں تو وہ ان سے رسما ملتے اور شادی کے بعد سے انہیں مسزز واڈیا کہا کر مخاطب کرتے۔ ان کی شخصیت سے پدرانہ محبت اور گرم جوشی عنقا ہوگئی۔ اس کے باوجود قائداعظم نے بیٹی کے لیے ذرائع آمدنی کا خیال رکھا۔

دینا کا انتقال نیو یارک (امریکہ) میں نمونیہ کی وجہ سے ۲ نومبر ۲۰۱۷ء میں ہوا۔

حوالہ جات

1. Sharif-al-Mujahid, (ed.), *The Quest of Jinnah, Diary Notes, COrrespondence Hector Bolitho,* Karachi, OuP, p. 50.

۲۔ ایضاً

۳۔ زوار حسین زیدی، (مدیر اعلی)، سید نصرت علی شاہ تلخیص و ترجمہ، *قائداعظم محمد علی جناح پیپرز،* جلد اول، تمہید پاکستان، اسلام آباد، کیبنٹ ڈویژن، ۲۰۰۰، ص ۲۶

۴۔ ظفر علی راجا، *قائداعظم اور خواتین،* لاہور، جنگ پبلشرز، ۱۹۹۱ء، ص۸۳۔

5- Shugufta Yasmeen, *Ruttie Jinnah Love and Life*, Karachi, Royal Book Company, 2011, p. 49.

۶۔ ایضاً،ص ۵۴

۷۔ ظفر علی راجا، ص ۸۱

8- Sharif-al-Mujahid, (ed.), *The Quest of Jinnah, Diary Notes, Correspondence Hector Bolitho,* Karachi, OUP, p. 89.

9- Sharif al Mujahid, *In Quest of Jinnah's Diary, Notes and Correspondence of Hector Bolitho,* Karachi, OUP, 2007, p. 88.

10- Ibid., p. 89.

11. Larry Collins and Dominique Lapierre, *Freedom at Midnight,* The Epic Drama of India's Struggle for Independence, London, Harper Collins, 1997, p. 139.

12- Hector Bolitho, *Jinnah Creator of Pakistan*, Karachi, OUP, 2006, p. 95

۱۳۔ ہکٹر بولیتھو، ص۹۵۔

14- Qutubuddin Aziz, *Jinnah and Pakistan, Islamabad,* Pakistan Navy Book Club, 2002, p. 12.

Saleem Karim, *Secular Jinnah's Pakistan,* Karachi, Paramount Publisher, 2010, p. 221.

۱۶۔ ظفر علی راجا اور زید ایچ زیدی، *"والڈ اسکالرز آن قائداعظم"*، ص ۶۳۔

۱۷۔ *قائداعظم پیپرز*، ص ۷۴۶، گوشوارہ موجود ہے این آئی ایچ سی آر کی لائبریری میں

۱۸۔ راجا، قائداعظم اور خواتین، ص۸۵

19- Stanley Wolpert, *Jinnah of Pakistan,* Karachi, OUP, p. 130.

۲۰۔ ہکٹر بولیتھو، ص ۹۶۔

۲۱۔ ظفر علی راجا، ص ۸۵

۲۲۔ ایضاً، ص ۸۶۔

۲۳۔ سعادت حسن منٹو، *گنجے فرشتے*، لاہور، مکتبہ شعر و ادب ، ت ن، ص ۲۳۔

۲۴۔ ایضاً۔

۲۵۔ ایضاً۔

۲۶۔ ایضاً۔

27. Stanley Wolpert, *Jinnah of Pakistan,* Karachi, OUP, 1984, p. 370-71.

28. Ajeet Jawad, *Secular and Nationalist Jinnah*, Karachi, OUP, 2009, p. 190.

۲۹۔ ظفر علی راجا، *قائداعظم اور خواتین*، لاہور، سنگ میل پبلشرز، ۱۹۹۱ء، ص۸۲۔

۳۰۔ احمد حسن دانی، (ایڈیٹر)، والد سکولر آن قائداعظم محمد علی جناح، مضمون لکھا ہے عتیق ظفر شیخ، قائداعظم فیملی اینوائرمنٹ۔

۳۱۔ اسلام آباد، قائداعظم یونیورسٹی ۱۹۷۹ء،ص۵۸۔

۳۲۔ محمد حنیف شاہد، *اسلام اور قائداعظم*، لاہور، مکتبہ زرّین، ۱۹۷۶ء، ص ص ۲۰-۲۱۔

۳۳۔ ظفر علی راجا، *قائداعظم اور خواتین*، لاہور، سنگ میل پبلشرز، ۱۹۹۱ء، ص۸۸۔

۳۴۔ راجا، ص ۸۴

۳۵۔ ظفر علی راجا، ص ۸۸

36- Shagufta Yasmeen, *Ruttie - Jinnah Life and Love*, Karachi, Royal Book Company, 2011, p. 118.

۳۷۔ زوار حسین زیدی،(مدیر اعلیٰ)،جناح پیپرز، ص ۲۶

۳۸۔ جناح پیپرز، ص ص ۲۶-۲۷۔

۳۹۔ ایضاً۔

۴۰۔ ایضاً۔

۴۱۔ ظفر علی راجا،ص۹۱۔

42- Dawn, 4 April, 2004.

43- en.wikipedia.org/wiki/Dina_Wadia